امام مسلم بن حجاج قشیری – شخصیت و سوانح

ظل ہما*

Abu al Hussain Asakir-ul-din Muslim Bin Hajjaj Bin Ward Bin Koshan Al-Qusheri Al-Nishpuri commonly known as Imam Muslim. Islamic Scholar, particularly known as a Muhaddith. He is one of the leading scholars and memorizers of the Holy Prophet (P.B.U.H) narrations and Hadiths. His Hadith collection known as Sahih Muslim, is one of the six major Hadith collections and is regarded as one of the two most authentic books of Hadith, alongside Sahih al Bukhari. He was born in Nishapur, Abbasid province of Khorasan. Historians differ as to his date of birth, though it is usually given as 202 AH, 204 AH or 206 AH. The nisbah of "al-Qusheri" signifies Muslim's belonging to the Arab tribe of Banu Qushair. Imam Muslim's studied under a great deal of scholars of Hadith and narrated ahadith from numberless people. Among the prominent scholars from whom Imam Muslim narrated ahadith were Yahya Bin YahyaNishapuri, Qutaiba Bin Saeed, Ishaq Bin RahuWayh, Ahmad Bin Hanbal, Saaeed Bin Mansoor, Muhammad Bin Ismail Bukhari and Ahmad Bin Younis. Imam Muslim taught Hadith at Nishapur and many of his students later became famous and rose to prominence in the realm of Hadith. Some of his students were; Abu Eesa Muhammad Bin Eesa Al-Tirmizi, Muhammad Bin Ishaq Khuzaima, Abdul-Rehman Bin AbiHatim, Muhammad Bin Abad Bin Hameed, Ibraheem Bin AbiTalab, Ibrahim Bin Muhammad Bin Sufyan, Yahya Bin Saad, Makki Bin Abdan and Muhammad Bin Mukhlid. Besides "Sihih Muslim" he wrote many other books on Hadith and the most important of which are; Al-Tamyyiz, Kitab-ul-Illal, Kitab-ul-Wahdan, Ktab-ul-Afrad, Kitab-ul-Aqran, Kitab-ul-Muhazarmeen, Kitab-ul-Tabqat and Kitab-ul-Tareekh. He died on 261 AH and buried in Nishapur. The present article deals with the biography and services of Imam Muslim Bin Hajjaj.

تیسری صدی ہجری کے جن محدثین اور علمائے راسخین نے علمِ حدیث کی تنقیح و توضیح کے لیے متعدد فنون ایجاد کیے اور اس علم کی توسیع و اشاعت میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں، ان میں مسلم بن حجاج قشیری کا نام نمایاں طور پر سامنے آتا ہے۔

نام و نسب

آپ کا نام مسلم، باپ کا حجاج، کنیت ابوالحسین اور لقب عساکرالدین ہے۔ سلسلہ نسب یوں ہے :

* لیکچرر، لاہور کالج برائے خواتین جھنگ، کیمپس جھنگ۔

"مسلم ابن الحجاج بن مسلم بن ورد بن کوشاذ القشیری النیسابوری"۔ (۱)
آپ نسباً عربی ہیں اور قشیر (بضم القاف وفتح الشین المعجمة وسکون الیاء المنقوطة من تحتها باثنتین وفی آخرها الراء) قبیلہ سے آپ کا تعلق ہے اس لیے آپ کو قشیری کہا جاتا ہے۔ (۲) شہر نیشاپور (بفتح النون وسکون الیاء وفتح السین المهملة وسکون الألف وضم الباء الموحدة و بعدها واو وراء۔ هذه النسبة الی نیسابور) چونکہ آپ کا مولد اور مسکن ہے، اس کی طرف نسبت کرتے ہوئے آپ کو نیشاپوری بھی کہتے ہیں۔ (۳)

ولادت

امام مسلم خراسان کے ایک وسیع اور خوبصورت شہر نیشاپور میں بنو قشیر کے خاندان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے سنِ پیدائش میں اختلاف ہے۔ علامہ نووی (۴) اور ابن خلکان (۵) کے نزدیک آپ ۲۰۶ھ میں پیدا ہوئے، لیکن حافظ ابن کثیر (۶)، علامہ شمس الدین ذہبی (۷)، ابن حجر عسقلانی (۸)، اسماعیل پاشا (۹)، حافظ زین الدین عراقی (۱۰)، محمد بن طاہر المقدسی (۱۱) اور محمد محمد ابوزھو (۱۲) نے آپ کا سن ولادت ۲۰۴ھ اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (۱۳) نے ۲۰۲ھ ذکر کیا ہے، تاہم صحیح یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان کی پیدائش ۲۰۶ھ کی ہے، کیونکہ متاخرین میں سے ابن اثیر کے مقدمہ ''جامع الاصول فی احادیث الرسول'' میں اس کی تائید ملتی ہے (۱۴) اور محدث مبارکپوری (۱۵)، ابن الصلاح (۱۶) اور طاش کبریٰ زادہ (۱۷) کا یہی رجحان ہے نیز "Encyclopaedia of Islam" کے مقالہ نگار کی بھی یہی رائے ہے۔ (۱۸)

حلیہ مبارک

امام مسلم سرخ و سفید رنگ، بلند قامت اور وجیہہ شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کے سر اور ریش مبارک کے بال سفید تھے اور عمامہ کا سرا شانوں کے درمیان لٹکائے رکھتے تھے۔ جیسا کہ امام حاکم رقمطراز ہیں:

''کان تام القامة ابیض الرأس واللحیة یرخی طرف عمامته بین کتفیه''۔ (۱۹)

رحلاتِ علمی و شیوخ

امام صاحب کی پیدائش نیشاپور میں ہوئی تھی۔ اُس وقت علم و عرفان کا گہوارہ اور محدثین کا پایہ تخت نیشاپور تھا اور اس زمانہ میں اسے مرکزیت حاصل تھی۔ جیسا کہ علامہ تاج الدین سبکی فرماتے ہیں:

''وکانت نیسابور من أجل البلاد وأعظمها، لم یکن بعد بغداد مثلها''۔ (۲۰)

''نیشاپور اس قدر بڑے اور عظیم الشان شہروں میں سے تھا، کہ بغداد کے بعد اس کی نظیر نہ تھی''۔
آپ نے ابتدائی تعلیم سے فراغت کے بعد ۲۱۸ ہجری میں یحییٰ بن یحییٰ التمیمی سے حدیث کی سماعت شروع کر دی۔ (۲۱) ۲۲۰ ہجری میں فریضہ حج ادا کیا اور وہاں امام قعنبی سے سماع کیا۔ (۲۲) علمِ حدیث کی طلب میں امام مسلم نے متعدد شہروں کے اسفار کیے۔ نیشاپور کے اساتذہ سے اکتسابِ فیض کے بعد آپ حجاز، شام، مصر، عراق، بصرہ، کوفہ، بلخ، ری، مدینہ اور مکہ گئے۔ (۲۳) ان گنت بار بغداد کا سفر کیا۔ (۲٤) اور ان تمام شہروں کے مشاہیر اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا۔
مؤرخین و محدثین نے اپنی کتب میں آپ کے شیوخ کا ذکر کیا ہے ان میں سے چند معروف یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، قتیبہ بن سعید، اسحاق بن راہویہ، احمد بن حنبل، محمد بن عمرو زینجا، محمد بن مہران الجمال، ابراہیم بن موسیٰ الفرائی، علی بن الجعد، سعید بن منصور، اسماعیل بن ابی اویس، احمد بن یونس، الہیثم بن خارجہ، شیبان ابن فروخ، عون بن سلام، محمد بن اسمٰعیل بخاری، داؤد بن عمر الضبی، حرملہ بن یحییٰ، عمرو بن سواد، ابو مصعب الزہری اور محمد بن یحییٰ الذہلی ہیں۔ (۲۵)
امام مسلم کے شیوخ کی ایک فہرست ایسی بھی ہے جن کی روایات آپ نے صحیح مسلم میں نہیں لیں، ان میں سے ایک امام ذہلی ہیں۔ امام بخاری کے قیام نیشاپور کے زمانہ میں جب وہاں کی مجالس بے رونق ہو گئیں، تو حاسدین نے حسد کیا، حتیٰ کہ امام ذہلی نے مسئلہ خلقِ قرآن میں امام بخاری کی مخالفت کی اور اپنی مجلسِ درس میں اعلان کر دیا:

"الا من يقول بقول البخار فی مسألة اللفظ بالقرآن فليعتزل مجلسنا"۔ (۲٦)

''خبردار! مسئلہ خلقِ قرآن میں جو کوئی امام بخاری کی رائے کا قائل ہے، اسے ہماری مجلس سے الگ ہو جانا چاہیے''۔

اس اعلان کو سن کر امام مسلم فوراً مجلس سے اُٹھے اور ان سے مسموعہ روایات کے تمام مسودے واپس کر دیئے اور امام ذہلی سے بالکلیہ روایت کرنا ترک کر دیا۔ اسی طرح امام مسلم نے امام بخاری کے ساتھ کمالِ حسن عقیدت و محبت کے باوجود ان سے کوئی روایت نہیں لی، اس بارے میں شمس الدین ذہبی فرماتے ہیں:

"ثم ان مسلما، لحدة فی خلقه، انحرف ايضاً عن البخاری، ولم يذكر له حديثا، ولا سماه فی صحيحه"۔ (۲۷)

علی بن الجعد، علی بن المدینی اور محمد بن عبدالوہاب الفراء وغیرہ بھی آپ کے اساتذہ ہیں، لیکن صحیح مسلم میں ان کی روایات نہیں ہیں۔ (۲۸)

تلامذہ

آپ سے جن تلامذہ نے کسب فیض کیا، ان سب کا نام کی حد تک ذکر بھی شاید مشکل ہو، البتہ ان میں سے چند ایسے معروف تلامذہ، جو اپنے شیخ کی طرح حشم و جلالتِ علم میں امامت کے درجہ کو پہنچے، ان میں ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن مخلد، یحییٰ بن صاعد، ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق الاسفرائینی، ابراہیم بن ابی طالب، ابو حامد ابن الشرقی، ابو حامد احمد بن حمدان الاعمشی، ابراہیم بن محمد بن سفیان، مکی بن عبدان، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، محمد بن مخلد العطار، ابو عمرو المستملی، محمد بن عبد بن حمید، ابراہیم محمد بن حمزہ، ابو حامد بن حسنویہ، ابو عمرو الخفاف اور صالح بن محمد خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔(۲۹)

تصانیف

امام مسلم نے صحیح مسلم کے علاوہ بہت سی کتب تصنیف فرمائی ہیں، جن سے آپ کے علمی ذوق کا اندازہ ہوتا ہے۔ ان کتابوں میں سے چند معروف کتب ''المسند الکبیر علی الرجال''، ''کتاب الاسماء والکنی''، ''کتاب التمییز''، ''کتاب العلل''، ''کتاب الوحدان''، ''کتاب الافراد''، ''کتاب الاقران''، ''کتاب سؤالات احمد بن حنبل''، ''کتاب حدیث عمرو بن شعیب''، ''کتاب الانتفاع بجلود السباع''، ''کتاب مشائخ الثوری''، ''کتاب مشائخ شعبۃ''، ''کتاب من لیس لہ الا راو واحد''، ''کتاب المخضرمین''، ''کتاب اولاد الصحابۃ''، ''کتاب الطبقات''، ''کتاب افراد الشامیین''، ''اوھام المحدثین'' اور ''کتاب التاریخ'' (۳۰) ہیں۔

سیرت و اخلاق

امام صاحب نے علم کو ذریعہ معاش نہیں بنایا۔ آپ کپڑوں کی تجارت کر کے اپنی نجی ضروریات پوری کیا کرتے تھے جیسا کہ آپ کے استاد محترم محمد بن عبدالوہاب الفرّا نے فرمایا :

"کان رحمہ اللہ بزازا: ای بائع ثیاب"۔ (۳۱)

امام شمس الدین ذہبی نے اس کے ساتھ ساتھ آپ کے صاحبِ مال ہونے کا بھی ذکر کیا ہے۔

"کان صاحب تجارۃ --- ولہ أملاک وثروۃ"۔ (۳۲)

شاہ عبدالعزیز آپ کے عمدہ اخلاق کا تذکرہ یوں کرتے ہیں:

> ''امام مسلم کے عجائبات میں سے ایک یہ ہے کہ آپ نے عمر بھر میں کسی کی غیبت نہیں کی، نہ کسی کو مارا اور نہ کسی کو گالی دی''۔(۳۳)

آپ نے نیشاپور اور ان کے لوگوں پر بہت احسانات کیے، حتی کہ آپ کو ''محسن نیشاپور'' کے لقب سے متصف کیا گیا۔ (٣٤)

امام صاحب اپنے اساتذہ و شیوخ کا بے حد احترام فرماتے تھے۔ امام بخاری کی خدمت میں بکثرت حاضر ہوتے تھے۔ ایک دفعہ ان کی تبحر علمی اور زہد و تقویٰ سے متاثر ہو کر بے ساختہ ان کی پیشانی کا بوسہ لیا اور بے خودی میں پکار اُٹھے:

"اقبل رجلیک یا استاذ الاستاذین وسید المحدثین و طبیب الحدیث فی علله"۔ (٣٥)

''اے استاذ الاستاذین، سید المحدثین اور علل الحدیث کے طبیب مجھے قدم بوسی کی اجازت دیجئے''۔

اسی طرح ایک مرتبہ امام بخاری کے علم و فضل اور زہد و ورع کا اعتراف یوں کیا:

"أشهد انه لیس فی الدنیا مثلک"۔ (٣٦)

''میں گواہی دیتا ہوں کہ دنیا میں آپ کی مثل کوئی نہیں''۔

آپ اساتذہ اور مشائخ کا اگرچہ بے حد احترام کرتے تھے، لیکن اگر کسی مسئلہ میں اساتذہ سے اختلاف ہو جاتا، تو اس کا صاف اظہار فرماتے اور چھپاتے نہیں تھے۔ علامہ شمس الدین ذہبی اسی پس منظر میں لکھتے ہیں:

"کان مسلم بن الحجاج یظهر القول باللفظ، ولا یکتمه"۔ (٣٧)

امام مسلم کے اخلاص و بے نفسی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ نے اپنی کتاب ''صحیح مسلم'' لکھ کر حافظِ عصر، عللِ حدیث اور فن جرح و تعدیل کے امام ابوزرعہ کی خدمت میں پیش کی۔ انہوں نے جس روایت کو صحیح قرار دیا، امام مسلم نے اسے صحیح مسلم میں درج کیا اور جس روایت پر انہوں نے نکتہ چینی کی۔ امام صاحب نے اُسے اپنی کتاب میں شامل نہ کیا۔ جیسا کہ امام مسلم خود اس کا ذکر کرتے ہیں:

"عرضت کتابی هذا المسند علی ابی زرعة فکل ما اشار علی فی هذا الکتاب ان له علة وسببا ترکته بقوله، وما قال انه صحیح لیس له علة فهو الذ اخرجته"۔ (٣٨)

''میں نے اپنی یہ کتاب (صحیح مسلم) ابوزرعہ کے سامنے پیش کی، انہوں نے اس کتاب میں جس حدیث کی طرف کسی علت کا اشارہ کیا، میں نے اسے چھوڑ دیا اور جس حدیث کے بارے میں کہا: یہ صحیح ہے اس میں علت نہیں، میں نے اسے بیان کر دیا''۔

علمی مقام و مرتبہ

امام مسلم فنِ حدیث کے اکابر ائمہ میں شمار کیے جاتے ہیں، ان کی خدمات اور کمالات کو ان کے اساتذہ اور معاصرین نے بے حد سراہا ہے۔ جیسا کہ درج ذیل آراء سے واضح ہو گا:

اسحاق بن راہویہ جیسے امامِ فن نے ان کے فضل و کمال کی پیشینگوئی ان مختصر الفاظ میں کی ہے:

"ای رجل یکون هذا"۔ (۳۹)

''خدا جانے کس بلا کا یہ شخص ہو گا''۔

امام اسحاق بن منصور امام مسلم کے متعلق فرماتے ہیں:

"لن نعدم الخیر ما ابقاک الله للمسلمین"۔ (٤٠)

''جب تک خدا آپ کو مسلمانوں کے لیے زندہ رکھے گا، بھلائی ہمارے ہاتھ سے نہیں جائے گی''۔

امام مسلم کے استادِ محترم ابواحمد محمد بن عبدالوہاب الفرا آپ کے علمی کمالات کا اعتراف یوں کرتے ہیں:

"کان مسلم من علماء الناس واوعیة العلم ما علمته الا خیرا"۔ (٤١)

''مسلم لوگوں کے علماء میں سے ہیں اور علم کو یاد رکھنے والے ہیں، میں ان کے متعلق بھلائی ہی جانتا ہوں''۔

احمد بن سلمہ (یہ بصرہ اور بلخ کے سفر میں امام صاحب کے رفیق اور پندرہ برس تک صحیح مسلم کی ترتیب میں امام صاحب کے ساتھ شریک رہے) کا بیان ہے:

"رأیت ابا زرعة وابا حاتم یقدمان مسلم بن الحجاج فی معرفة الصحیح علی مشایخ عصرهما"۔ (٤٢)

''ابوزرعہ اور ابوحاتم صحیح حدیث کی معرفت میں امام مسلم کو اپنے زمانہ کے شیوخ پر فوقیت دیتے تھے''۔

حافظ ابوقریش محمد بن جمعہ کہتے ہیں کہ میں نے شیخ محمد بشار کو فرماتے ہوئے سنا:

"حفاظ الدنیا أربعة: أبوزرعة بالری، ومسلم بنیسابور، وعبد الله الدارم بسمرقند، ومُحَمَّد بن اسماعیل ببخاری"۔ (٤٣)

''دنیا میں چار حفاظ ہیں: ابوزرعہ رے میں، مسلم بن حجاج نیشاپور میں، عبداللہ دارمی سمرقند میں اور محمد بن اسماعیل بخارا میں''۔

ابوعبداللہ محمد بن یعقوب بن الاخرم امام مسلم کے مقام و مرتبہ کا ذکر یوں کرتے ہیں:

"انما اخرجت نیسابور ثلاثة رجال: مُحَمَّد بن یحیی، ومسلم بن الحجاج، وابراهیم بن أبی طالب"۔ (٤٤)

''سرزمینِ نیشاپور نے تین محدث پیدا کیے: محمد بن یحییٰ، مسلم بن حجاج اور ابراہیم بن ابی طالب''۔

عبدالرحمٰن بن ابی حاتم رازی امام مسلم کی ثقاہت کا اعتراف یوں کرتے ہیں:

"کان ثقة من الحفاظ له معرفت بالحدیث سئل ابی عنه فقال صدق"۔ (٤٥)

''امام مسلم ثقہ حفاظ میں سے ہیں، ان کے ہاں علمِ حدیث کی معرفت ہے، میرے والد سے ان کے بارے میں پوچھا گیا، تو انہوں نے کہا سچے ہیں''۔

مسلمہ بن قاسم امام صاحب کی جلالتِ علمی کے بارے میں رقمطراز ہیں:

"ثقة جلیل القدر من الائمة"۔ (٤٦)

''امام مسلم ثقہ جلیل القدر ائمہ میں سے ہیں''۔

بعد میں آنے والے علمائے مصنفین خطیب بغدادی (٤٦٣ھ) (٤٧)، ابن ابی یعلی حنبلی (٥٤٦ھ) (٤٨)، امام سمعانی (٥٦٢ھ) (٤٩)، ابن خلکان (٦٨١ھ) (٥٠)، شمس الدین ذہبی (٧٤٨ھ) (٥١)، علامہ الیافعی الیمنی (٧٦٨ھ) (٥٢)، طاش کبری زادہ (٩٦٨ھ) (٥٣)، ابن العماد حنبلی (١٠٨٩ھ) اور عبدالرحمٰن مبارکپوری (١٣٥٣ھ) (٥٤) نے بھی انتہائی وقیع الفاظ میں امام مسلم کا تذکرہ کیا ہے۔

امام مسلم کا مسلک

امام مسلم کے مسلک کی تعیین میں علمائے کرام کے اقوال کافی مختلف ہیں۔ علامہ انور شاہ کشمیری کی رائے میں امام مسلم کا مذہب معلوم نہیں ہے اور صحیح مسلم کے تراجم سے بھی ان کے مذہب کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا، اس لیے کہ وہ تراجم دوسروں نے قائم کیے ہیں۔ جیسا کہ وہ رقمطراز ہیں:

"وأما مسلم وابن ماجه فلا یعلم مذهبما، وأما ابواب مسلم فلیست مما وضعه المصنف رحمه الله تعالیٰ بنفسه لیستدل منها علی مذهبه"۔ (٥٥)

اسی طرح ''العرف الشذی'' میں فرماتے ہیں

"واما مسلم فلا اعلم مذهبه بالتحقیق"۔ (٥٦)

حضرت شاہ اللہ محدث دہلوی (٥٧)، نواب صدیق حسن خان قنوجی (٥٨) اور حاجی خلیفہ (٥٩) نے امام مسلم کو شافعی کہا ہے۔ علامہ ابراہیم بن شیخ عبداللطیف سندھی کی رائے میں امام مسلم کے بارے میں عمومی خیال یہ ہے کہ آپ شافعی ہیں لیکن درحقیقت آپ مجتہد ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ اکثر مسائل میں آپ کا اجتہاد امام شافعی سے جاملتا ہے، جیسا کہ علامہ سندھی رقمطراز ہیں:

"واما مسلم والترمذی فھما وان کان المسموع للعوام فیھما انھما شافعیان لکن لیس معنی ذلک انھما تقلدا الامام الشافعی بل الظاھر انھما مجتھدان مستنبطان وافق فقھما فقہ الشافعی"۔ (٦٠)

شیخ طاہر جزائری کے نزدیک بھی امام مسلم مقلد محض نہ تھے، البتہ فقہ میں امام شافعی کی طرف مائل تھے۔ جیسا کہ موصوف لکھتے ہیں:

"وامام مسلم والترمذی والنسائی وابن ماجة وابن خزیمة وابویعلی والبزار ونحوھم فھم علی مذھب اہل الحدیث لیسوا مقلدین لواحد من العلماء ولا ھم من الائمة المجتھدین بل یمیلون الی قول ائمة الحدیث کالشافعی"۔ (٦١)

ابن قیم کے نزدیک امام مسلم حنبلی ہیں۔ موصوف اسی سیاق میں بیان کرتے ہیں:

"وکذلک البخاری ومسلم وابوداؤد والاثرم، و ھذہ الطبقة من أصحاب أحمد أتبع لہ من المقلدین المحض المنتسبین الیہ"۔ (٦٢)

ابن ابی یعلی (٦٣) اور علیمی (٦٤) نے بھی آپ کا ذکر طبقاتِ حنابلہ میں کیا ہے۔ علامہ ابراہیم سندھی نے "اتحاف الاکابر" کے حوالہ سے لکھا ہے کہ آپ مالکی مذہب پر تھے۔ (٦٥) مولانا عبدالرشید نعمانی کی تحقیق کے مطابق بھی امام مسلم مالکی المذہب تھے۔ (٦٦) لیکن طبقاتِ مالکیہ میں آپ کا ذکر نہیں ملتا، جیسا کہ مولانا زکریا کاندھلوی اسی پس منظر میں لکھتے ہیں:

"لکن لم یذکرہ ابن فرحون فی الدیباج ولا التنبکتی فی تطریز الدیباج وھما من کتب طبقات المالکیة"۔ (٦٧)

پس امام مسلم اہلِ حدیث کے مذہب پر تھے، وہ علماء میں سے کسی کے مقلد نہ تھے، بلکہ اہلِ حدیث مسلک کے فقہاء امام شافعی اور امام احمد بن حنبل وغیرہ کی آراء کی طرف مائل تھے۔ جیسا کہ شبیر احمد عثمانی رقمطراز ہیں:

"وأما مسلم والترمذی والنسائی وابن ماجة وابن خزیمة وأبویعلی والبزار ونحوھم: فھم علی مذھب اہل الحدیث، لیسوا مقلدین لواحد بعینہ من العلماء، ولا ھم من أئمة المجتھدین علی الاطلاق، بل یمیلون الی قول أئمة الحدیث: کالشافعی وأحمد واسحاق وأبی عبید، وأمثالھم، وھم الی مذاھب أھل الحجاز أمیل منھم الی مذاھب أھل العراق"۔ (٦٨)

وفات

امام صاحب کے واقعاتِ زندگی میں ان کی وفات کا واقعہ جس قدر افسوس ناک ہے، اس سے زیادہ حیرت انگیز اور قابلِ لحاظ ہے، کیونکہ اس سے امام صاحب کی علمی شیفتگی کا پتہ چلتا ہے۔ محدثین و مؤرخین آپ کی وفات کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ ایک دن مجلسِ مذاکرہ میں امام مسلم سے ایک حدیث کے بارے میں استفسار کیا گیا، اس وقت آپ اس حدیث کے بارے میں کچھ نہ بتا سکے۔ گھر آ

کر اپنی کتابوں میں اس حدیث کی تلاش شروع کر دی۔ قریب ہی کھجوروں کا ایک ٹوکرا بھی پڑا ہوا تھا۔ امام مسلم کے استغراق وانہماک کا یہ عالم تھا کہ کھجوروں کی مقدار کی طرف آپ کی توجہ نہ ہو سکی اور حدیث ملنے تک کھجوروں کا سارا ٹوکرا خالی ہو گیا اور غیر ارادی طور پر کھجوروں کا زیادہ کھالینا ہی ان کی موت کا سبب بن گیا۔ خطیب بغدادی اس واقعہ کا ذکر یوں کرتے ہیں:

"عقد لابی الحسین مسلم بن الحجاج للمذاکرة، فذکر لہ حدیث لم یعرفہ فانصرف الی منزلہ للمذاکرة، وأوقد السراج، وقال لمن فی الدار: لا یدخلن احد منکم ھذا البیت، فقیل لہ اھدیت لنا سلة فیھا تمر، فقال: قدموھا الیّ، فقدموھا الیہ، فکان یطلب الحدیث ویأخذ تمرة تمرة یمضغھا، فأصبح وقدفنی التمر ووجد الحدیث"۔ (٦٩)

امام مسلم کی وفات ٢٦١ھ میں ہوئی۔ (٧٠) ابن خلکان اس ضمن میں لکھتے ہیں:

"توفی مسلم عشیة یوم الاحد، ودفن بنصر آباد ظاھر نیسابور یوم الاثنین لخمس"۔ (٧١)

''امام مسلم نے بروز یک شنبہ وفات پائی اور بروز دو شنبہ نیشاپور کے باہر نصر آباد میں دفن کیے گئے''۔

علامہ شمس الدین ذہبی فرماتے ہیں :

"وقبرہ یزار"۔ (٧٢)

''ان کی قبر زیارت گاہ بنی ہوئی ہے''۔

حسنِ عاقبت

امام مسلم سادہ دل، درویش صفت انسان اور علم و عمل کی بہترین خوبیوں کے جامع تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کی خدمات کا بہترین صلہ عطا فرمایا۔ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے:

"قد رأی ابوحاتم الرازی مسلماً فی المنام و سأل عن شانہ فقال: ان اللہ تبارک وتعالیٰ أباح الجنة لی اتبوأ منھا حیث اشاء"۔ (٧٣)

''ابو حاتم رازی نے امام مسلم کو خواب میں دیکھا اور ان کا حال دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے اپنی جنت کو میرے لیے مباح کر دیا ہے اور میں اس میں جہاں چاہتا ہوں، رہتا ہوں''۔

حوالہ جات و حواشی

(۱) عبدالرحمٰن ابن عبدالرحیم مبارکپوری، مقدمۃ تحفۃ الاحوذی بشرح جامع الترمذی، دار الفکر بیروت، لبنان، ۱۴۱۵ھ، ۹۰/۱۱؛ شمس الدین ذھبی، تذکرۃ الحفاظ، دار احیاء التراث العربی، س۔ن، ۵۸۸/۲؛ ابو الفلاح عبد الحیٔ بن العماد الحنبلی، شذرات الذھب فی اخبار من ذھب، دار المیسرۃ بیروت، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۳۹۹ھ، ۱۴۴/۲؛ ابو العباس شمس الدین احمد بن محمد بن ابی بکر بن خلکان، وفیات

الاعیان وانباء ابناء الزمان، محقق، محمد محی الدین عبدالحمید، مکتبۃ النہضۃ المصریۃ القاہرہ، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۳۶۷ھ، ۲۸۰/۴؛ شہاب الدین ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی، تہذیب التہذیب، مطبعۃ مجلس دائرۃ المعارف النظامیۃ، حیدرآباد، دکن، ۱۳۲۷ھ، ۱۲۶/۱۰؛ ابن کثیر، ابوالفدا، البدایۃ والنہایۃ، مکتبہ المعارف بیروت، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۹۷۷ء، ۳۳/۱۱؛ ابن ندیم، ابوالفرج محمد بن ابویعقوب اسحاق، الفہرست ابن ندیم، ضبطہ وشرحہ وعلق علیہ وقدم لہ، الدکتور یوسف علی طویل، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۴۲۲ھ، ص: ۳۸۰؛ شمس الدین ذہبی، العبر فی خبر من غبر، محقق، ابوہاجر محمد السعید بن بسیونی زغلول، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۰۵ھ، ۳۷۵/۱؛ ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی، تاریخ بغداد او مدینۃ السلام، تحقیق، مصطفیٰ عبدالقادر عطاء، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۱۷ھ، ۱۰۱/۱۳؛ ابوحاتم رازی، کتاب الجرح والتعدیل، داراحیاء التراث العربی، بیروت، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۳۸۲ھ، ۱۸۲/۸؛ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، بستان المحدثین، سعید ایچ ایم کمپنی کراچی، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۹۷۰ء، ص: ۲۷۸؛ ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی، تہذیب الاسماء واللغات، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، س۔ن، ۸۹/۲؛ ابن ابی یعلی الحنبلی، طبقات الحنابلۃ، محقق، ابوحازم اسامۃ بن حسن، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۱۷ھ، ۳۱۱/۱؛ شمس الدین ذہبی، سیر أعلام النبلاء، مؤسسۃ الرسالۃ، الطبعۃ السابعۃ، ۱۴۱۰ھ، ۵۵۸/۱۲؛ خلیل بن ایبک الصفدی، کتاب الوافی بالوفیات، محقق احمد الارناؤوط۔ ترکی مصطفیٰ، داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۲۰ھ، ۲۸۵/۲۵؛ جلال الدین السیوطی، طبقات الحفاظ، محقق، علی محمد عمر، مکتبۃ وھبۃ ۱۴ شارع الجمہوریۃ۔ بعابدین، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۳۹۳ھ، ص: ۲۶۰؛ عبدالرحیم بن الحسن الاسنوی، نھایۃ السول فی شرح منہاج الوصول الی علم الأصول، محقق، شعبان محمد اسماعیل، دارابن حزم، بیروت، لبنان، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۲۰ھ، ۱۰۰۹/۲

(۲) سمعانی، ابوسعود عبدالکریم، الانساب، تقدیم عبداللہ محمد البارودی، دارالجنان، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۰۸ھ، ۵۰۱/۴؛ ابن الاثیر الجزری، اللباب فی تہذیب الانساب، مکتبۃ المثنی، بغداد، س۔ن، ۲۷/۳؛ تہذیب الاسماء واللغات، ۸۹/۲

(۳) اللباب فی تہذیب الانساب، ۲۴۱/۳؛ محمد بن جعفر الکتانی، الرسالۃ المستطرفۃ لبیان مشہور کتب السنۃ المشرفۃ، نور محمد اصح المطابع کارخانہ تجارت کتب، آرام باغ، کراچی، ۱۳۷۹ھ، ص: ۱۱

(۴) تہذیب الاسماء واللغات، ۸۹/۲

(۵) وفیات الاعیان، ۲۸۱/۴

(۶) البدایۃ والنہایۃ، ۳۴/۱۱

(۷) تذکرۃ الحفاظ،۵۸۸/۲؛ سیر اعلام النبلاء، ۵۵۸/۱۲

(۸) تھذیب التھذیب،۱۲۷/۱۰

(۹) اسماعیل پاشا البغدادی، ھدیۃ العارفین اسماء المؤلفین وآثار المصنّفین، دار احیاء التراث العربی، بیروت، س۔ن، ۴۳۱/۲

(۱۰) التقیید والایضاح لما اطلق واغلق من مقدمۃ ابن الصلاح، مطبعۃ العلمیۃ، الحلب، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۳۵۰ھ، ص: ۱۴

(۱۱) شروط الأئمۃ الستۃ، حدیث اکادمی، فیصل آباد، الطبعۃ الاولیٰ،۱۴۲۰ھ، ص: ۵

(۱۲) الحدیث والمحدثون، دار الفکر العربی، س۔ن، ص ۳۵۶

(۱۳) بستان المحدثین، ص: ۲۸۱

(۱۴) جامع الاصول فی احادیث الرسول، محقق، ایمن صالح شعبان، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۱۸ھ، ۱۲۴/۱

(۱۵) مقدمہ تحفۃ الاحوذی،۹۰/۱۱

(۱۶) صیانۃ صحیح مسلم من الاخلال والغلط وحمایتہ من الاسقاط والسقط، محقق، موفق بن عبداللہ بن عبدالقادر، دار الغرب الاسلامی، س۔ن، ص: ۶۴

(۱۷) مفتاح السعادۃ ومصباح السیادۃ فی موضوعات العلوم، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، س۔ن،۱۲۰/۲

(۱۸) "Muslim Al-Kashayi Al Nayshaburi was born in Nayshabur in 202/817. But according to another in 206/821. The later date telling Better". E-J-Brill, Encyclopaedia of Islam, LUZAC & Co 1960, 7/691

(۱۹) تھذیب التھذیب، ۱۲۷/۱۰؛ مقدمہ تحفۃ الاحوذی، ۹۱/۱۱؛ سیر اعلام النبلاء، ۵۶۶/۱۲؛ مفتاح السعادۃ، ۱۲۰/۲

(۲۰) طبقات الشافعیۃ الکبری، محقق، محمود احمد الطناجی، عبدالفتاح محمد الجلو، دار احیاء الکتب العربیۃ، س۔ن، ۳۲۴/۱

(۲۱) تذکرۃ الحفاظ،۵۸۸/۲؛ سیر اعلام النبلاء، ۵۵۸/۱۲

(۲۲) العبر فی خبر من غبر،۳۷۵/۱؛ الوافی بالوفیات، ۲۸۵/۲۵

(۲۳) مقدمۃ تحفۃ الاحوذی، ۹۰/۱۱؛ جامع الاصول فی احادیث الرسول، ۱۲۴/۱؛ طبقات الحنابلہ، ۳۱۱/۱؛ تاریخ بغداد، ۱۰۱/۱۳؛ البدایۃ والنھایۃ، ۳۳/۱۱؛ وفیات الاعیان، ۲۸۰/۴؛ شذرات الذھب، ۱۴۴/۲؛ الحدیث والمحدثون، ص: ۳۵۶؛ خیر الدین زرکلی، الاعلام، دار العلم للملایین بیروت،

لبنان، الطبعۃ التاسعۃ، ۱۹۹۰ء، ۲۲۱/۷؛ عمر رضا کحالۃ، معجم المؤلفین، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، س۔ن، ۲۳۲/۱۱؛ صیانۃ صحیح مسلم، ص: ۵۷۔۵۸

(۲۴) وفیات الاعیان، ۲۸۰/۴؛ جامع الاصول فی احادیث الرسول، ۱۲۴/۱؛ طبقات الحنابلہ، ۳۱۱/۱، مقدمہ تحفۃ الاحوذی، ۹۰/۱۱؛ جمال الدین ابوالفرج بن علی الجوزی، المنتظم فی تواریخ الملوک والامم، محقق، سہیل زکاء، دار الفکر، بیروت، لبنان، ۱۴۱۵ھ، ۱۳۷/۷

(۲۵) جمال الدین ابوالحاج یوسف المزی، تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، محقق، الشیخ احمد علی عبید و حسن احمد آغا، دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، ۱۴۱۴ھ، ۶۹/۱۸۔۷۰؛ سید صدیق حسن قنوجی، الحطۃ فی ذکر صحاح ستۃ، اسلامی اکادمی لاہور، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۳۹۷ھ، ص: ۲۸۶؛ تاریخ بغداد، ۱۰۱/۱۳؛ تہذیب التہذیب، ۱۲۶/۱۰؛ تہذیب الاسماء واللغات، ۹۰/۲۔۹۱؛ سیر أعلام النبلاء، ۵۵۸/۱۲۔۵۶۲؛ معجم المؤلفین، ۲۳۲/۱۱؛ کتاب الجرح والتعدیل، ۱۸۲/۸۔۱۸۳؛ شبیر احمد عثمانی، مقدمہ فتح الملہم بشرح صحیح الامام مسلم بن الحجاج القشیری، مطبعۃ دار العلوم کراچی، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۰۹ھ، ۲۷۹/۱؛ العبر، ۱۲۹/۲؛ شذرات الذھب، ۱۴۴/۲؛ وفیات الاعیان، ۲۸۰/۴؛ تذکرۃ الحفاظ، ۵۸۸/۲؛ مفتاح السعادۃ، ۱۲۰/۲؛ طبقات الحفاظ، ص: ۲۶۰؛ طبقات الحنابلہ، ۳۱۱/۱؛ المنتظم، ۱۳۶/۷۔۱۳۷؛ مقدمہ تحفۃ الاحوذی، ۹۰/۱۱؛ جامع الاصول فی احادیث الرسول، ۱۲۴/۱؛ صیانۃ صحیح مسلم، ص: ۵۷۔۵۸؛ ابوزکریا یحیٰ بن شرف النووی، صحیح مسلم بشرح النواو، المطبعۃ المصریۃ، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۳۹۲ھ، ۱۰/۱

(۲۶) ابو محمد عبداللہ بن اسعد الیافعی، مرأۃ الجنان وعبرۃ الیقظان فی معرفۃ مایعتبر من حوادث الزمان، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۱۷ھ، ۱۲۹/۲؛ البدایۃ والنہایۃ، ۳۴/۱۱؛ تذکرۃ الحفاظ، ۵۸۹/۲؛ مقدمہ تحفۃ الاحوذی، ۹۰/۱۱؛ مقدمہ فتح الملہم، ۲۷۹/۱؛ تاریخ بغداد، ۱۰۳/۱۳۔۱۰۴؛ سیر أعلام النبلاء، ۵۷۲/۱۲؛ وفیات الاعیان، ۲۸۱/۴؛ شذرات الذھب، ۱۴۴/۲؛ الوافی بالوفیات، ۲۸۷/۲۵؛ ابن حجر عسقلانی، ھدی الساری مقدمہ فتح الباری بشرح صحیح البخاری، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، الطبعۃ الرابعۃ، ۱۴۰۸ھ، ص: ۴۹۲

(۲۷) سیر أعلام النبلاء، ۵۷۳/۱۲

(۲۸) ابوزکریا یحیٰ بن شرف النووی، المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج، محقق، الشیخ عرفان حسونۃ، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۲۰ھ، ۳۳/۱؛ سیر أعلام النبلاء، ۵۶۱/۱۲

(۲۹) صحیح مسلم بشرح النواوی، ۱۰/۱؛ معجم المؤلفین، ۲۳۲/۱۱؛ شذرات الذھب، ۱۴۴/۲؛ وفیات الاعیان، ۲۸۰/۴؛ تہذیب التہذیب، ۱۲۶/۱۰؛ تاریخ بغداد، ۱۰۱/۱۳؛ تہذیب الاسماء واللغات، ۹۰/۲۔۹۱؛ الحطہ فی ذکر صحاح ستۃ، ص: ۲۸۶؛ تذکرۃ الحفاظ، ۵۸۸/۲؛ مقدمہ فتح الملہم، ۲۷۹/۱؛

مفتاح السعادۃ، ۱۲۰/۲؛ طبقات الحفاظ، ص: ۲۶۰؛ تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، ۶۹/۱۸؛ الوافی بالوفیات، ۲۸۵/۲۵۔۲۸۶؛ طبقات الحنابلہ، ۳۱۱/۱؛ سیر أعلام النبلاء، ۵۶۲/۱۲۔۵۶۳؛ الحدیث والمحدثون، ص: ۳۵۶؛ صیانۃ صحیح مسلم، ص: ۵۸۔۶۰

(۳۰) عبدالرحمٰن بن محمد العلیمی، المنہج الأحمد فی تراجم أصحاب الامام أحمد، تحقیق، محمد محی الدین عبدالحمید، عالم الکتب، بیروت، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۴۰۴ھ، ص: ۸۶؛ عیاض بن موسیٰ عیاض الیحصبی، مقدمہ شرح صحیح مسلم للقاضی عیاض المسمی اکمال المعلم بفوائد مسلم، دار الوفاء للطباعۃ والنشر والتوزیع، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۱۹ھ، ۸۲/۱؛ جلال الدین سیوطی، تدریب الراوی فی شرح تقریب النواو، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۲۱ھ، ص: ۶۱۴؛ صیانۃ صحیح مسلم، ص: ۶۰۔۶۱؛ حاجی خلیفہ، کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، س۔ن، ۱۰۹۹/۲؛ تہذیب التہذیب، ۱۲۷/۱۰؛ ابن خیر الاشبیلی، فہرست ابن خیر الاشبیلی، محقق محمد فواد منصور، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۱۹ھ، ص: ۱۹۳، ۱۸۱؛ الاعلام، ۲۲۱/۷۔۲۲۲؛ الفہرست ابن ندیم، ص: ۳۸۰؛ الحطۃ، ص: ۳۸۷؛ ھدیۃ العارفین، ۴۳۱/۲۔۴۳۲؛ تذکرۃ الحفاظ، ۵۹۰/۲؛ مقدمہ فتح الملہم، ۲۸۰/۱؛ معجم المؤلفین، ۲۳۲/۱۱؛ طبقات الحفاظ، ص: ۲۶۱؛ الوافی بالوفیات، ۲۸۷/۲۵۔۲۸۸؛ المنتظم، ۱۳۷/۷؛ تہذیب الاسماء واللغات، ۹۱/۲؛ سیر أعلام النبلاء، ۱۷۹/۱۲؛ الحدیث والمحدثون، ص: ۳۵۷

(۳۱) مقدمہ المنہاج شرح صحیح مسلم، ۵۰/۱؛ تہذیب التہذیب، ۱۲۷/۱۰؛ العبر، ۳۷۵/۱

(۳۲) العبر، ۳۷۵/۱

(۳۳) بستان المحدثین، ص: ۲۸۰

(۳۴) العبر، ۳۷۵/۱

(۳۵) تاریخ بغداد، ۱۰۳/۱۳؛ البدایۃ والنہایۃ، ۳۴/۱۱؛ ھدی الساری مقدمۃ فتح الباری، ص ۴۸۹؛ حاکم نیشاپوری، معرفۃ علوم الحدیث، تصحیح وحواشی، ڈاکٹر سید معظم حسین، دار الکتب المصریۃ، مدینہ منورہ، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۳۹۷ھ، ص: ۱۱۳۔۱۱۴

(۳۶) ھدی الساری مقدمہ فتح الباری، ص: ۴۸۶

(۳۷) سیر أعلام النبلاء، ۵۷۲/۱۲

(۳۸) فہرست ابن خیر، ص: ۸۷؛ صیانۃ صحیح مسلم، ص: ۶۸؛ صحیح مسلم بشرح النووی، ۲۶/۱؛ الحطۃ، ص: ۲۲۹؛ سیر أعلام النبلاء، ۵۶۸/۱۲؛ محمد علی جانباز، مقدمۃ انجاز الحاجۃ شرح سنن ابن ماجہ، مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار لاہور، س۔ن، ۴۳/۱

(۳۹) البدایۃ والنھایۃ، ۳۳/۱۱؛ مقدمہ فتح الملہم، ۲۷۹/۱؛ تذکرۃ الحفاظ، ۵۸۹/۲؛ تہذیب الکمال، ۷۳/۱۸؛ سیر أعلام النبلاء، ۵۶۴/۱۲؛ مقدمہ شرح صحیح مسلم للقاضی عیاض، ۸۰/۱؛ تاریخ بغداد، ۱۰۲/۱۳

(۴۰) مقدمہ فتح الملہم، ۲۷۹/۱؛ مقدمہ تحفۃ الاحوذی، ۹۱/۱۱؛ تذکرۃ الحفاظ، ۵۸۹/۲؛ سیر أعلام النبلاء، ۵۶۳/۱۲؛ تہذیب التھذیب، ۱۲۷/۱۰؛ صیانۃ صحیح مسلم، ص: ۶۴؛ الحدیث والمحدثون، ص: ۳۵۷؛ البدایۃ والنھایۃ، ۳۳/۱۱؛ تہذیب الکمال، ۲۷/۱۸

(۴۱) تہذیب التھذیب، ۱۲۷/۱۰؛ مقدمہ تحفۃ الاحوذی، ۹۱/۱۱

(۴۲) شیخ طاہر الجزائری، توجیہ النظر الی اصول الاثر، مکتب المطبوعات الاسلامیۃ بحلب، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۴۳۰ھ، ۲۳۴/۱؛ البدایۃ والنھایۃ، ۳۳/۱۱؛ مقدمہ فتح الملہم، ۲۷۷/۱؛ تذکرۃ الحفاظ، ۵۸۹/۲؛ صیانۃ صحیح مسلم، ص: ۶۳؛ تاریخ بغداد، ۱۰۲/۱۳؛ سیر أعلام النبلاء، ۵۶۳/۱۲؛ جامع الاصول، ۱۲۴/۱؛ تہذیب الکمال، ۷۲/۱۸؛ صحیح مسلم بشرح النواو، ۱۰/۱؛ الحدیث والمحدثون، ص: ۳۵۷؛ طبقات الحفاظ، ص: ۲۶۱

(۴۳) الوافی بالوفیات، ۲۸۶/۲۵؛ سیر أعلام النبلاء، ۵۶۴/۱۲؛ تذکرۃ الحفاظ، ۵۸۹/۲

(۴۴) تہذیب التھذیب، ۱۲۸/۱۰؛ مقدمہ تحفۃ الاحوذی، ۱۰/۱۱؛ سیر أعلام النبلاء، ۵۶۵/۱۲

(۴۵) سیر أعلام النبلاء، ۵۶۴/۱۲؛ کتاب الجرح والتعدیل، ۱۸۲/۸۔۱۸۳؛ مقدمۃ فتح الملہم، ۳۷۸/۱؛ تھذیب التھذیب، ۱۲۸/۱۰؛ الواف بالوفیات، ۲۸۶/۲۵؛ مقدمہ تحفۃ الاحوذی، ۹۱/۱۱

(۴۶) تھذیب التھذیب، ۱۲۸/۱۰؛ فہرست ابن خیر، ص: ۸۷؛ مقدمۃ تحفۃ الاحوذی، ۹۱/۱۱

(۴۷) تاریخ بغداد، ۱۰۱/۱۳، (احد الائمۃ من حفاظ الحدیث)

(۴۸) طبقات الحنابلۃ، ۳۱۱/۱، (احد الائمۃ من حفاظ الأثر)

(۴۹) الأنساب، ۵۰۲/۴، (احد ائمۃ الدنیا)

(۵۰) وفیات الاعیان، ۲۸۰/۴، (احد الائمۃ الحفاظ وامام المحدثین)

(۵۱) سیر أعلام النبلاء، ۵۵۷/۱۲، (ھو الامام الکبیر الحافظ المجود الحجۃ الصادق)؛ تذکرۃ الحفاظ، ۵۸۸/۲، (الامام الحافظ، حجۃ الاسلام)

(۵۲) مرآۃ الجنان، ۱۱۹/۲، (احد ارکان الحدیث)

(۵۳) مفتاح السعادۃ، ۱۱۹/۲، (امام خراسان فی الحدیث بعد البخاری)

(۵۴) شذرات الذھب، ۱۴۴/۲؛ مقدمۃ تحفۃ الاحوذی، ۹۰/۱۱، (احد الائمۃ الحفاظ وأعلام المحدثین)

(۵۵) فیض الباری، المکتبۃ الرشیدیہ سرکی روڈ، کوئٹہ، س۔ن، ۵۸/۱۱؛ لامع الدراری علی جامع البخاری، ناظم المکتبۃ الیحیویۃ الظاھر العلوم، سہارنپور، یو۔پی۔الہند، ۱۳۷۹ھ، ۱۸/۱

(۵۶) العرف الشذی علی جامع الترمذی، المکتبۃ الرحیمیۃ، سہارنپور، س۔ن، ۲۹/۱

(۵۷) الانصاف فی بیان سبب الاختلاف، ھیئۃ الاوقاف، بحکومۃ البنجاب، لاہور، الطبعۃ الاولیٰ، ۲۰۰۰ء، ص: ۵۷

(۵۸) الحطۃ، ص: ۲۲۸

(۵۹) کشف الظنون، ۵۵۵/۱

(۶۰) عبدالرشید نعمانی، ماتمس الیہ الحاجۃ لمن یطالع سنن ابن ماجہ، المیزان ناشران وتاجران کتب اردو بازار لاہور، س۔ن، ص: ۲۵۔۲۶

(۶۱) توجیہ النظر، ۱۸۵/۱

(۶۲) اعلام المؤقعین عن رب العالمین، محقق شیخ عبدالرحمٰن الوکیل، مکتبۃ ابن تیمیۃ القاھرہ، س۔ن، ۲۳۹/۲

(۶۳) طبقات الحنابلہ، ۲۳۷/۱

(۶۴) المنہج الاحمد فی تراجم أصحاب الامام احمد، ۲۲۱/۱

(۶۵) ماتمس الیہ الحاجۃ لمن یطالع سنن ابن ماجہ، ص: ۲۶

(۶۶) أیضاً، ''ان الامام مسلم صاحب الصحیح مالکی المذھب''۔

(۶۷) لامع الدراری، ۱۸/۱

(۶۸) مقدمۃ فتح الملہم، ۲۸۱/۱

(۶۹) تاریخ بغداد، ۱۰۴/۱۳؛ تھذیب الکمال فی اسماء الرجال، ۷۳/۱۸؛ الوافی بالوفیات، ۲۸۶/۲۵؛ المنتظم، ۱۳۷/۷؛ مقدمہ تحفۃ الاحوذی، ۹۱/۱۱؛ سیر أعلام النبلاء، ۵۶۴/۱۲؛ صیانۃ صحیح مسلم، ص: ۶۵؛ صفی الرحمٰن مبارکپوری، مقدمہ منۃ المنعم فی شرح صحیح مسلم، دارالسلام للنشر والتوزیع، الریاض، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۲۰ھ، ۲۰/۱

(۷۰) المنتظم، ۱۳۷/۷؛ سیر أعلام النبلاء، ۵۸۰/۱۲؛ جامع الاصول، ۱۲۴/۱؛ طبقات الحنابلہ، ۳۱۲/۱؛ تھذیب الکمال، ۷۳/۱۸؛ صیانۃ صحیح مسلم، ص: ۶۴؛ تھذیب الاسماء واللغات، ۸۲/۲؛ ابن اثیر، الکامل فی التاریخ، دارالکتاب العربی، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۴۲۰ھ، ۳۳۲/۶؛ ابن حجر عسقلانی، تقریب التھذیب، دارالمعرفۃ بیروت، لبنان، س۔ن، ۲۵۱/۲؛ ابوزکریا یحیٰی بن شرف نووی، ارشاد طلاب الحقائق الی معرفۃ سنن خیر الخلائق، محقق، عبدالباری فتح اللہ السلف، مکتبۃ الایمان المدینۃ المنورہ، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۰۸ھ، ۱۱۶/۱؛ تدریب الراوی، ص: ۶۱۴

(۷۱) وفیات الأعیان، ۲۸۱/۴

(۷۲) تذکرۃ الحفاظ، ۵۹۰/۲؛ سیر أعلام النبلاء، ۵۸۰/۱۲

(۷۳) تذکرۃ الحفاظ، ۵۹۰/۲؛ سیر أعلام النبلاء، ۵۸۰/۱۲